بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبتِ رسولؐ کا معیار ـــــ اتباعِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

"تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان" کی سرگرمیوں کی لمحہ بہ لمحہ داستان

حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی اس دنیا میں تشریف آوری کا مقصد، جہاں رب کے بندوں کو وہ عہد یاد دلانا تھا، جو کہ " اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ " کے جواب میں " بَلٰی شَھِدْنَا " کا اقرار کرکے انہوں نے روزِ ازل اپنے رب سے کیا تھا ـــــ وہاں یہ اس پروگرام کا حصّہ بھی تھا، جس کا اعلان ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکال کر زمین میں آباد کرنے کے موقع پر کیا گیا ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"قُلْنَا اھْبِطُوْا مِنْھَا جَمِیْعًا ۚ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝" (البقرۃ ۳۸)

"ہم نے فرمایا : تم سبھی یہاں سے اتر جاؤ، اب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے گی۔ چنانچہ جنہوں نے میری ہدایت کی اتباع کی، ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔"

اس عہد اور پروگرام کا لازمی تقاضا تو یہ تھا کہ اپنے اپنے وقت میں مبعوث ہونے والے انبیاء و رسل (علیہم السلام) کے مخاطبین، ان کی اتباع کرتے ہوئے اللہ رب العزّت کی ربوبیتِ کاملہ کے حوالے سے اس کی الوہیت کو تسلیم کرتے اور دین کو اللہ ہی کے لیے خالص کرتے ہوئے اپنی جملہ عبادات کا مستحق صرف اسی کو سمجھتے، ان میں کسی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہراتے ! ـــــ لیکن ہوا یہ کہ بیشتر اقوام و ملل کی اکثریت نے جہاں حضرات انبیاء علیہم السلام کی مخالفت اور ان سے عداوت کو اپنا شعار بنایا، وہاں بعض قوموں نے غلو کی راہ اختیار کرتے ہوئے خود ان داعیانِ الی الحق ہی کو الوہیت کے مقام پر پہنچا کر انہیں اپنا معبود و مسجود قرار دے لیا ! ـــــ پھر کچھ ایسے بھی تھے

کہ جو زبانی کلامی تو حضرات انبیائے کرام ؑ سے عقیدت و محبت کے بلند بانگ دعوے رکھتے تھے، اور اسی بناء پر ان حضرات سے ان کے نت نئے مطالبات اور فرمائشوں کی بھی کوئی انتہا نہ تھی ــــ تاہم عملاً انہیں ان کی تعلیمات سے کوئی سروکار نہ تھا، اور ان کی اطاعت کے معاملہ میں بھی وہ نرے صفر اور محض کورے واقع ہوئے تھے!

مذکورہ بالا اجمال کی تفصیل سے قرآنِ مجید بھرا پڑا ہے، اہلِ علم حضرات سے یہ مقامات مخفی نہیں، اور قرآنِ مجید میں یہ حقائق اس لیے بیان ہوئے ہیں کہ اُمّتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) ان سے آگاہ رہتے ہوئے اس روش پر نہ چلنے لگے، جسے ان بد خود غلط اقوام نے اپنا لیا تھا ــــ لیکن افسوس کہ آج ملکِ عزیز میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں، جو اپنے نبی اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں اسی ڈگر پر چل نکلے ہیں، جو ان جاہل اقوام کا شیوہ تھا ــــ ایک طرف یہ لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت میں ان تمام شرعی حدود و قیود کو پھلانگ جاتے ہیں کہ جن کی حفاظت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا منصبِ حقیقی اور فرضِ اولین تھا، چنانچہ مقامِ رسالت والوہیت کو انہوں نے باہم خلط ملط کر کے رکھ دیا ہے ــــ تو دوسری طرف حضور ؐ ہی کی سنّت ان پر بوجھ، اور آپ ؐ ہی کا طرزِ عمل اور اسوۂ حسنہ ان پر شاق گزرتا ہے ـ حتّٰی کہ وہ لوگ بھی انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتے، جو سنّتِ خیر الانام کے نام لیوا اور اس کے داعی ہیں ـ بلکہ انہیں کوسنے دینا، ان کو مطعون کرنا، ان پر پھبتیاں کسنا اور انہیں طرح طرح کے نام دینا گویا وہ دین و شریعت کا ایک لازمی جزو خیال کئے بیٹھے ہیں ــــ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

خلیج کی حالیہ جنگ جہاں اس لحاظ سے افسوسناک ہے کہ عالمِ اسلام ایک ہولناک اور وسیع تر تباہی و بربادی سے دوچار ہوا، وہاں اس کا یہ پہلو بھی بڑا المناک ہے کہ اس مرحلہ میں رسول ؐ اللہ سے عشق و محبت کے ٹھیکیداروں نے حضور ؐ سے وفا نہیں کی اور ان عاشقانِ رسول ؐ کے عشق کا بھرم قائم نہ رہ سکا ـ چنانچہ خدّامِ حرمین کے خلاف انہوں نے صرف نعرے بازی ہی نہیں کی، بلکہ انہیں کافر و مشرک قرار دیتے ہوئے، یہ لوگ انہیں سعودی عرب سے نکل جانے کے الٹی میٹم بھی دیتے رہے ــــ عجیب تر یہ کہ شب و روز "روضے دی جالی چُم لین دے" کے راگ الاپنے والوں کو اس تمام عرصۂ جنگ میں نہ حرمِ مدینہ یاد آیا، نہ حرمِ مکہ ــــ چنانچہ